اَلرَّدُّ عَلَى الْغَبِيِّ فِي ظُهُوْرِ الْاِمَامِ الْمَهْدِيِّ

امام المناظرین مفسر قرآن

حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارۃ اشاعت العلوم

اَلرَّدُّ عَلَی الْغَبِیِّ

فِیْ

ظُهُوْرِ الْاِمَامِ الْمَهْدِیّ

اِس رسالہ میں قادیانیوں کے تازہ ترین رسالہ "ظہور امام مہدی" کا
دندان شکن جواب اور بعض اُن لوگوں کی بھی تردید ہے جو
مودودی کو مہدی یقین کرتے ہیں۔

—— از قلم ——

امام المناظرین حضرت مولانا صوفی محمد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

○

—— ناشر ——

ادارۂ اشاعت العلوم ○ وسن پورہ، لاہور (پاکستان)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا رَسُوۡلَ الله

وَ عَلٰى آلِكَ وَ اَصۡحَابِكَ يَا حَبِيۡبَ الله

نام کتاب: اَلرَّدُّ عَلَى الْغَبِيِّ فِيْ ظُهُوْرِ الْاِمَامِ الْمَهْدِيِّ

مصنف: امام المناظرین حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دتا نقشبندی، قادری مجددی رحمۃ اللہ علیہ

تعداد: دو ہزار

تاریخ اشاعت: شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ

مطابق جون ۲۰۱۳ء

شرف اشاعت: ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ، لاہور

ہدیہ:

ادارہ اشاعت العلوم

جامع مسجد صوفی صاحب والی وسن پورہ، لاہور

فہرست

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین۔

امابعد۔ ۱۳۹۴ھ اور ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو پاکستان کی قومی اسمبلی دائرہ اسلام سے خارج قرار دے چکی ہے۔ اس فیصلہ کی تشہیر ۸ ستمبر ۱۹۷۴ء بروز اتوار تمام اخبارات میں ہو چکی ہے۔ اس وقت سے لے کر آج تک بظاہر تو قادیانی خاموش تھے لیکن اندرونی طور پر انہوں نے اپنی تبلیغ خوب جاری رکھی۔ چونکہ ان کا عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ہے جس بناء پر انہیں کافر قرار دیا گیا اور خلاف ختم نبوت عقیدہ کی تبلیغ بھی جرم قرار دے دی گئی تھی۔ لہٰذا اب ان لوگوں نے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا متبادل راستہ سوچا ہے۔ غلام احمد قادیانی کی نبوت کا پرچار تو ہو نہیں سکتا۔ اب اس کو امام مہدی کہنا شروع کر دیا ہے۔ اگرچہ اس مسئلہ میں مقابلہ تو مرزائی فرقہ اور مودودی فرقہ میں ہونا چاہیے[ف] سواد اعظم مذہب حقہ اہل سنت وجماعت

ف کیونکہ کچھ لوگ مودودی صاحب کو مسیح قرار دیتے ہیں اس لیے (فرقہ مرزائیہ اور مودودیہ میں مقابلہ کی بات لکھی گئی ہے دونوں جھوٹوں میں مقابلہ کی بات ہوئی۔) (ادارہ)

تو اسی امام مہدی کے انتظار میں ہیں جس کی پیش گوئی ہمارے آقا و مولا سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے۔

چونکہ رسالہ "ظہور مہدی" کے مؤلف مرزائی نے سیدنا وامامنا الامام المہدی رضی اللہ عنہ کے متعلق پیش گوئی کو غلام احمد قادیانی پر چسپاں کرنے کی مذموم کوشش کی ہے۔ اسلئے سیدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ کی حمایت نے مجبور کیا ہے کہ آپ کے منکروں کو منہ توڑ جواب دیا جائے۔

آمدم برسر مطلب

مرزائی لکھتا ہے :-

حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور اس کے تمام ادیان عالم پر کامل غلبہ کے لیے اپنے ایک خاص روحانی فرزند جلیل کے ظہور کی خبر دی۔ بعض احادیث میں اسے مسیح ابن مریم اور بعض میں امام المہدی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ تاہم وہ ہے ایک ہی شخصیت۔ حدیث میں ہے :

یُوشِکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ اَنْ یَلْقٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَہْدِیًّا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص۴۱۱)

یعنی قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ ہو عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کرے اس کے امام مہدی ہونے کی حالت میں [1]

---

[1] رسالہ ظہور امام مہدی ص۳

سُنّی مسلمانو! قبل اس کے کہ مرزائی کی عبارت کا جواب دیا جائے۔ رسالہ ظہور امام مہدی کے مؤلف کی علمی قابلیت کے چہرے سے تھوڑی سی نقاب کشائی ضروری ہے۔

مرزائی کی عبارت میں جس جملہ پر خط کھینچا گیا ہے وہ "امام المہدی" ہے۔ مرزائی مؤلف کو اتنا بھی شعور نہیں کہ جب نکرہ کسی معرفہ کی طرف منسوب ہوتا ہے تو نحوی ترکیب کے اعتبار سے وہ مضاف اور مضاف الیہ ہوتا ہے۔ لفظ امام نکرہ ہے اور لفظ المہدی معرفہ یعنی مہدی پر الف، لام داخل ہے تو اس کا معنی ہے مہدی کا امام۔ حالانکہ یوں ہونا چاہیے الامام المہدی۔ دونوں معرف باللام لکھے جاتے ہیں کیونکہ یہ آپس میں صفت موصوف ہیں۔

مرزائی کا کذب

مرزائی صاحب نے جو یہ لکھا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روحانی فرزند کے ظہور کی خبر دی ہے۔ یہ سراسر کذب وافترا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس فرزند کے ظہور کی خبر دی ہے وہ روحانی فرزند نہیں بلکہ نسلی اور نسبی فرزند ہے۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ ۔[1]

ترجمہ: سیدہ ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مہدی میری آل سے سیدہ فاطمہ کی اولاد سے ہے۔

یہ حدیث مذکورہ کتب حدیث میں موجود ہے۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، طبرانی، مستدرک۔ میں نے ابوداؤد شریف سے نقل کی ہے۔

مرزائیو! اس نسبی و نسلی فرزند ارجمند کا اسم گرامی مسیح ابن مریم ہرگز نہیں۔ امام مہدی علیہ السلام کا نام محمد بن عبداللہ ہے۔

حدیث: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ ۔[2]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا ختم ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت سے ایک مرد اٹھائے گا۔ اس کا اور اس کے والد کا نام میرا اور میرے والد کا نام ہوگا یعنی محمد بن عبداللہ۔

ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس فرزند کی پیش گوئی فرمائی ہے اس کا نام محمد بن عبداللہ اور قریشی النسل ہوگا نہ کہ مرزا غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ عدیم النسل۔ مرزا غلام احمد کو ہم نے عدیم النسل اس لیے لکھا ہے کہ وہ خود کہتا ہے کہ میں کسی ایک نسل سے نہیں ہوں۔ ملاحظہ ہو قول مرزا۔

---

[1] ابوداؤد شریف جز ۲ ص ۲۳۲ [2] کنزالعمال جلد ۷ ص ۱۸۸ عن ابن مسعود

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار[1]

ایک دفعہ ایک مرزائی مذکورہ عبارت کے جواب میں کہنے لگا کہ مرزا صاحب کا فرمان بالکل بجا ہے بے شمار نسلیں روحانی طور پر ہیں۔

فقیر نے جواباً کہا مرزائی صاحب تم نے جو تاویل کی ہے اس وقت درست ہو سکتی ہے جب کہ تمہارے نبی مرزا غلام احمد کے بے شمار روحانی باپ ہوں لیکن مرزا صاحب تو کہتے ہیں:

"میں روحانی طور پر بغیر باپ اور ماں دونوں کے ہوں۔"[2]

ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا کوئی روحانی ماں باپ نہیں اور نہ مرزا صاحب کسی کے روحانی فرزند ہیں۔ مرزا صاحب کی بے شمار نسلیں جبھی ہو سکتی ہیں کہ اس کی ماں چراغ بی بی نے بے شمار انسانوں سے نکاح کیا ہو۔ اب مرزائیوں کو اختیار ہے چاہے تو بے شمار نسلوں کے قول میں اپنے نبی کو کاذب قرار دیں یا مرزا صاحب قادیانی کے بے شمار جسمانی باپ تسلیم کریں۔ باقی مرزائی صاحب نے جو لکھا کہ

"ظاہر ہونے والے فرزند کا دوسرا نام مسیح ابن مریم رکھا ہے۔"

یہ بھی بالکل بکواس اور خلافِ حقیقت بات ہے۔

مسلمانو! یاد رکھو ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی روحانی

---

[1] منقول از براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۹۰، درِثمین ص ۱۳۹ مطبوعہ ۱۹۰۸ء [2] نزول المسیح ص ۱۲۹

فرزند مسیح ابن مریم ظاہر ہونے والا نہیں جس مسیح ابن مریم کا احادیث میں ذکر ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند نہیں بلکہ اُسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھائی فرمایا اور اس کے متعلق ظہور کی خبر نہیں بلکہ آسمان سے نزول کی خبر دی ہے۔

صاحب کنزل العمال نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث نقل کی ہے اس میں ہے:۔

قال ابن عباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم من السمآء علی جبل افیق اماماً هادیاً وحکماً عادلاً[1]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرا بھائی عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا افیق پہاڑ پر۔ ہدایت کا امام اور عادل حاکم ہوگا۔

ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح ابن مریم کو روحانی بیٹا نہیں فرمایا بلکہ بھائی فرمایا ہے۔ دوسرے ظہور کی خبر نہیں دی۔ بلکہ آسمان سے نزول کی خبر دی ہے۔ تیسرے عیسیٰ علیہ السلام کو سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کا بیٹا فرمایا نہ کہ غلام احمد ابن چراغ بی بی۔

رسالہ ظہور امام مہدی کے مؤلف مرزائی کی پیش کردہ حدیث

[1] کنز العمال جلد ۷، صـ ۲۶۸

مرزائی صاحب نے مسیح ابن مریم کے امام مہدی ہونے پر جو حدیث مسند احمد بن حنبل کے حوالے سے نقل کی ہے وہ پوری نقل نہیں کی اور ترجمہ میں فریب کاری سے کام لیا ہے۔ پوری حدیث شریف یوں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُوْشِکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَّهْدِیًّا وَّحَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَ تَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا۔[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ رہے وہ عیسیٰ ابن مریم سے اس حال میں ملاقات کرے کہ آپ ہدایت کے پیشوا ہوں گے"

اماماً مہدیاً کے الفاظ کا ترجمہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنزل العمال کی حدیث میں خود کر دیا۔ **اماماً هادیاً** یعنی ہدایت کا امام جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔ مرزائی کا اماماً مہدیاً سے امام مہدی موعود رضی اللہ عنہ، مُراد لینا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلانا ہے۔

اس کے بعد مرزائی لکھتا ہے:

از روئے احادیث عیسیٰ ابن مریم کے سوا کوئی المہدی نہیں۔

[1] مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صـ ۴۱۱

لَا الْمَهْدِیُّ اِلَّا عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ۔ [1] (ابن ماجہ)

جواب: اوّلاً تو یہ حدیث از روئے سند کے صحیح نہیں۔ اس حدیث کی سند یہ ہے:

حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ الْجَنَدِیِّ عَنْ اَبَانِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ [2]

اس حدیث میں ایک راوی محمد بن خالد ہے جس کے متعلق تقریب جلد نمبر ۲ ص۱۵۸ میں لکھا ہے "محمد بن خالد راوی مجہول"۔ یعنی محمد بن خالد راوی مجہول ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ الْاَزْدِیُّ مُنْكَرُ الْحَدِیْثِ [3]

یعنی امام ازدی نے فرمایا: محمد بن خالد منکر الحدیث ہے۔

ثانیاً: مذکورہ حدیث بہت سی صحیح احادیث کے خلاف ہے۔ لہذا ساقط عن الاعتبار ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام دو شخصیتیں ہیں

[1] ظہور امام مہدی ص۲ [2] ابن ماجہ شریف ص۲۹۲ مطبوعہ اصح المطابع [3] ابن ماجہ حاشیہ ص۲۹۲

حدیث نمبر ۱: اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَهْلِكَ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَعِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اٰخِرُهَا وَالْمَهْدِیُّ فِیْ وَسَطِهَا۔ [1]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ امت ہرگز ہلاک نہ کی جائے گی کیوں کہ اس کے اوّل میں میں ہوں۔ آخر میں عیسیٰ ابن مریم اور درمیان میں مہدی۔

دوسری حدیث:

كَیْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا فِیْ اَوَّلِهَا وَعِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فِیْ اٰخِرِهَا وَالْمَهْدِیُّ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ فِیْ وَسَطِهَا۔ [2]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایسی امت کیوں کر ہلاک کی جائے گی جس کے اوّل میں میں اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور میری اہل بیت سے مہدی درمیان میں ہو۔

ہماری پیش کردہ دونوں حدیثوں سے ثابت ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اور امام مہدی دو علیحدہ علیحدہ شخصیتیں ہیں۔ بلکہ کنز العمال والی حدیث میں اس بات کی صراحت کی گئی ہے کہ مہدی میری اہل بیت سے ہے۔

ثالثاً: تیسرا جواب یہ ہے کہ لا المہدی الا عیسیٰ بن مریم والی ضعیف

[1] الحاوی للفتاوی للسیوطی جلد ۲ ص۱۳۴ [2] کنز العمال جلد ۷ ص۱۸۶ (عن ابن عباس)

حدیث مرزائیوں کو مفید نہیں۔ مفید مدعیٰ تو تب تھی کہ حدیث میں بجائے عیسیٰ ابن مریم کے نام کے یوں ہوتا: لاالمھدی الاّ غلام احمد بن چراغ بی بی۔

اس کے بعد مرزائی لکھتا ہے:

مسیح و مہدی یا حضرت امام مہدی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بڑی یقینی بشارتیں دیں اور حکم دیا کہ جب وہ آئے تو جا کر اس کی بیعت کرو خواہ برف کے اوپر گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے نیز فرمایا اُسے میری طرف سے سلام کہنا[1] (ابوداؤد۔ بحارالانوار)

جواب: میں کہتا ہوں کہ مرزائی صاحب! یہ بشارتیں یا تو عیسیٰ ابن مریم بنت عمران کے حق میں ہیں یا امام مہدی محمد بن عبداللہ عترت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق میں ہیں۔ مرزائیوں کو چاہیئے کہ غلام احمد ابن چراغ بی بی کے حق میں کوئی بشارت پیش کریں۔ مرزائی صاحب نے جو یہ لکھا ہے کہ جب مہدی آئے تو اس کی بیعت کرنا خواہ برف کے اوپر سے گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے اور اس کو میرا سلام کہنا۔ یہ دونوں باتیں ابوداؤد شریف میں ہرگز نہیں۔ اگر کوئی مرزائی یہ مذکورہ احادیث ابوداؤد شریف میں ہم کو دکھا دے تو پانچ صد روپیہ نقد انعام پاوے باقی رہا (بحارالانوار) تو اہلِ سنت کی اس نام کی حدیث کی کوئی کتاب نہیں۔ البتہ لغات الحدیث کی کتاب ہے اس کا پورا نام مجمع

[1] رسالہ ظہور امام مہدی ص

بحارالانوار ہے۔ ہاں ملاں باقر مجلسی رافضی تبرائی کی تصنیف "بحارالانوار" ہے سو رافضی کی کتاب سے سُنّیوں کو کیا واسطہ؟

مرزائی لکھتا ہے:

احادیث اور وقت موعود (یعنی مہدی کے ظہور کا وقت)

(۱) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضَتْ اَلْفٌ وَّ مِائَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً یَبْعَثُ اللّٰہُ الْمَھْدِیَّ[1]

(النجم الثاقب جلد ۲ صـ۲۰۹)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک ہزار دو سو چالیس سال گذر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ امام مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

جواب: مذہب حقہ اہلِ سنت وجماعت کی کسی کتاب میں بھی یہ حدیث نہیں یہ رافضیوں نے خود گھڑی ہے کیونکہ النجم الثاقب رافضیوں کی ہی کتاب ہے۔

مرزائی لکھتا ہے:

ایک اور حدیث بیان کی جاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

[1] رسالہ ظہور مہدی ص

عَلٰی رَأْسِ اَلْفٍ وَّ ثَلٰثِ مِائَةٍ تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔[1]

کہ تیرہویں صدی کے سر پر سُورج مغرب سے طلوع کرے گا۔

اس حدیث کی تشریح میں لکھا ہے کہ سُورج سے مراد مہدی آخر الزماں ہے۔ (دبستان مذاہب)۔

جواب: مرزائی کی نقل کردہ حدیث اور اس کی شرح اہل سنت کی کسی کتاب میں نہیں۔ صاحب دبستان مذاہب نے روافض کا عقیدہ ذکر کیا ہے کیونکہ دبستان مذاہب مختلف مذاہب اور ان کے نظریات اور اعتقادات کے متعلق ہے۔

امام اہل سنّت حضرت علی قاری مکّی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت میں خیانت

مرزائی لکھتا ہے حدیث الایات بعد المائتین کی تشریح میں مشہور امام اہل سنّت حضرت علی قاری فرماتے ہیں:

وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ اللَّامُ فِی الْمِائَتَیْنِ بَعْدَ اَلْفٍ وَّ هُوَ الْوَقْتُ یَظْهُرُ الْمَهْدِیُّ۔

یعنی حدیث نبوی کہ نشانات مہدی دو سو سال بعد ہوں گے۔

[1] رسالہ ظہور مہدی صلا

اس سے مراد ہے کہ ہجرت نبوی کے ایک ہزار سال گذرنے کے بعد دو سو سال اور گذریں گے یعنی بارہ سو سال بعد نشانات ظاہر ہوں گے اور وہی ظہور مہدی کا وقت ہے۔[1]

جواب: اوّلے تو مرزائی خائن نے امام اہلِ سنّت علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت پوری اور صحیح نقل ہی نہیں کی۔

دوئم: ترجمہ میں بدترین خیانت سے کام لیا ہے۔ ہم پہلے امام اہل سنت علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی عربی عبارت صحیح وسالم نقل کرتے ہیں پھر اس کا ترجمہ کیا جائے گا۔

امام اہلِ سنّت علی قاری کی مکمل عبارت عربی

(اَلْاٰیَاتُ) اَیْ اٰیَاتُ السَّاعَةِ وَعَلَامَاتُ الْقِیَامَةِ تَظْهَرُ بِاعْتِبَارِ اِبْتِدَاءِ ظُهُوْرِهَا كَامِلًا (بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ) اَیْ مِنَ الْهِجْرَةِ اَوْ مِنْ دَوْلَةِ الْاِسْلَامِ اَوْ مِنْ وَفَاتِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ اللَّامُ فِی الْمِائَتَیْنِ لِلْعَهْدِ اَیْ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ بَعْدَ الْاَلْفِ وَهُوَ وَقْتُ ظُهُوْرِ الْمَهْدِیِّ وَخُرُوْجِ الدَّجَّالِ وَ نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَتَتَابُعِ الْاٰیَاتِ مِنْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجِ دَابَّةِ

[1] رسالہ ظہور مہدی صلا

الْاَرْضِ وَظُهُوْرِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَاَمْثَالِهَا۔ ؎

ترجمہ: (نشانیاں) یعنی علاماتِ قیامت کے کامل ظہور کی ابتداء ہوگی (بعد دوسو کے) یعنی ہجرت سے دوسو سال بعد یا شوکت اسلام سے دوسو سال بعد یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے دوسو سال بعد بھی احتمال ہے کہ المائتین پر الف لام عہد کا ہو، مراد اس سے بارہ سو سال بعد ہو اور یہی وقت ہے مہدی کے ظاہر ہونے اور دجال کے نکلنے کا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا اور یکے بعد دیگرے نشانیاں ظاہر ہوں گی جیسے مغرب سے سورج کا نکلنا۔ دابۃ الارض کا ظاہر ہونا اور یاجوج وماجوج کا ظاہر ہونا۔

امام اہلِ سنّت علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ
کی عبارت کا مفہوم

(دوسو سال کے بعد) میں تین احتمال ذکر کئے ہیں۔

۱۔ ہجرت کے دوسو سال بعد۔

۲۔ دولت اسلام سے دوسو سال بعد۔

؎ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۲ مطبوعہ پاکستان

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے دوسو سال بعد نشانات قیامت کا پے درپے ظہور شروع ہوگا۔

۴۔ چوتھا احتمال یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہزار سال سے بعد دوسو سال مراد ہوں۔ اس آخری احتمال کی بنا پر بارہویں صدی سے لے کر تاقیامت جو وقت ہے اس میں مذکورہ تمام علاماتِ قیامت ظاہر کی جائیں گی۔

مرزائی نے وقت ظہور مہدی تک نقل کر دی۔ باقی عبارت ہضم کر گیا۔

بیشک کذاب نبی کا امتی ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ مرزائی کے مفروضہ نبی نے زندگی بھر ایک بات بھی سچی نہیں کی۔

نواب صدیق حسن غیر مقلد وہابی بھوپالی
کی عبارت میں تحریف

مرزائی دجال لکھتا ہے کہ مشہور کتاب حجج الکرامۃ میں لکھا ہے کہ چودہویں صدی شروع ہونے میں دس سال باقی ہیں اگر مہدی و عیسیٰ کا ظہور ہوجائے تو وہی چودہویں صدی کے مجدد اور مجتہد ہوں گے ؎

جواب: حجج الکرامۃ نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد وہابی بھوپالی

؎ رسالہ ظہور امام مہدی صفحہ ۲

کی تالیف ہے جو کہ فارسی زبان میں ہے ہم حجج الکرامۃ کی اصل عبارت نقل کر دیتے ہیں پڑھنے والے خود ہی دیکھ لیں گے کہ رسالہ ظہور امام مہدی کا مؤلف بدترین قسم کا فریبی ہے۔

حجج الکرامۃ کی اصل عبارت

وہابی لکھتا ہے:

"بر سر مائۃ چہاردہم کہ دہ سال کامل آں را باقی است اگر ظہور مہدی علیہ السلام و نزول عیسیٰ صورت گرفت پس ایشاں مجدد و مجتہد باشند"

ترجمہ: چودہویں صدی ہجری کا آغاز جس میں ابھی پورے دس سال باقی ہیں اگر (بالفرض) مہدی علیہ السلام کا ظہور اور عیسیٰ کا نزول پایا جائے تو یہ دونوں حضرات (چودہویں صدی کے) مجدد اور مجتہد ہوں گے۔

قارئین حضرات خود فیصلہ فرمائیں کہ حجج الکرامۃ کی عبارت کا کذاب قادیان سے کیا واسطہ؟

سیدی قطب شعرانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی عبارت میں تحریف

مرزائی لکھتا ہے: علامہ الشعرانی نے اپنی کتاب الیواقیت والجواہر

۱؎ حجج الکرامۃ ص۳۹۱

میں فرمایا:

مَوْلِدُہٗ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَۃَ خَمْسِیْنَ وَمِائَتَیْنِ بَعْدَ الْاَلْفِ۔ ۱؎

امام مہدی کی پیدائش ۱۲۵۰ھ میں ہوگی۔

جواب: میں کہتا ہوں کہ مرزائی کی مذکورہ عبارت امام الشعرانی رضی اللہ عنہ کی نہیں۔ اسی لئے مرزائی نے الیواقیت والجواہر کا حوالہ نہیں دیا۔ بلکہ کتاب نور الابصار کا حوالہ دیا ہے جو شیخ شبلنجی مرحوم کی تالیف ہے۔ جب ہم نے مذکورہ کتاب (نور الابصار) کو کھول کر دیکھا تو اس میں عبارت یوں ہے:

قَالَ الْقُطْبُ الشَّعْرَانِیُّ فِی الْیَوَاقِیْتِ وَالْجَوَاھِرِ الْمَھْدِیُّ مِنْ وُلْدِ الْاِمَامِ الْحَسَنِ الْعَسْکَرِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَمَوْلِدُہٗ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَۃَ خَمْسٍ وَّخَمْسِیْنَ وَمِائَتَیْنِ بَعْدَ الْاَلْفِ وَھُوَ بَاقٍ اِلٰی اَنْ یَّجْتَمِعَ بِعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ ۲؎

ترجمہ: قطب الشعرانی نے اپنی کتاب الیواقیت والجواہر میں فرمایا ہے کہ امام مہدی امام حسن عسکری بن حسین (بن علی رضی اللہ عنہم) کی اولاد سے ہے۔ امام مہدی کی ولادت ۱۲۵۵ھ میں پندرہویں شعبان کو ہوگی اور آپ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ساتھ

۱؎ ظہور امام مہدی ص [illegible] ۲؎ نور الابصار ص۲۴۵

اکٹھے ہونے تک زندہ رہیں گے۔

اگرچہ کتاب نورالابصار کی عبارت بھی امام شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اصل عبارت کے خلاف ہے لیکن پھر مرزائیوں کو منہ چڑا رہی ہے کہ جس مہدی کا صاحب نورالابصار ذکر کر رہے ہیں۔ وہ مہدی موعود اپنی ولادت سے لے کر نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تک زندہ رہیں گے اور تمہارے مفروضہ مہدی مرزا غلام احمد کی تو ہڈیاں بھی خاک میں مل چکی ہیں لیکن سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی آسمان سے نازل ہی نہیں ہوئے۔

قطب شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اصل عبارت

اَلْمَهْدِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ مِنْ اَوْلَادِ الْإِمَامِ حَسَنِ الْعَسْكَرِيِّ وَمَوْلِدُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّخَمْسِيْنَ وَمِائَتَيْنِ وَهُوَ بَاقٍ اِلٰى اَنْ يَّجْتَمِعَ بِعِيْسٰى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ [1]

ترجمہ: امام مہدی علیہ السلام امام حسن عسکری کی اولاد سے ہیں اور ان کی ولادت پندرہ شعبان ۲۵۵ھ میں ہوئی ہے اور آپ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول تک زندہ رہیں گے۔

[1] الیواقیت والجواہر جزء ۲ ص ۱۴۳

قطب شعرانی رضی اللہ عنہ کی عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ امام مہدی موعود علیہ السلام کی ولادت ۲۵۵ھ میں ہو چکی ہے۔

اس کی تائید میں ایک اور عبارت بھی ملاحظہ فرماویں۔

علامہ حسن حمزاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

وَالْقُطْبُ الشَّعْرَانِيُّ فِيْ كِتَابِهٖ بَهْجَةُ النُّفُوْسِ وَالْاَسْمَاءِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَيِّدِيْ حَسَنُ الْعِرَاقِيُّ بِاَنَّهُ اجْتَمَعَ بِالْمَهْدِيِّ بِجَامِعِ بَنِيْ اُمَيَّةَ۔ [1]

ترجمہ: قطب شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب بہجۃ النفوس میں فرمایا ہے کہ میرے آقا حضرت حسن عراقی نے مجھ سے ذکر کیا کہ میری اور امام مہدی کی جامع بنی امیہ میں ملاقات ہوتی ہے۔

ثابت ہوا کہ امام مہدی موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطب شعرانی رضی اللہ عنہ کے زمانے سے پہلے پیدا ہو چکے ہیں۔

مرزائی کذاب کا آخری حربہ

مؤلف رسالہ ظہور امام مہدی نے صدیق حسن خاں غیر مقلد وہابی کی کتاب حجج الکرامۃ سے مہدی موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظہور

[1] مشارق الانوار ص ۱۱۵

کے وقت کے متعلق بعض بزرگان دین کے اقوال نقل کیئے ہیں اگرچہ مرزائی مؤلف نے وہ اقوال تو نقل کر دیئے لیکن صدیق حسن خاں نے ان اقوال کی جو تردید کی ہے اس تردیدی بیان کو شیر مادر سمجھ کر پی گیا، بے شک اگر ایسا نہ کرتا تو کذاب قادیاں کا امتی کیسے ثابت ہوتا؟

نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد وہابی بھوپالی کا تردیدی بیان

ایں ہمہ تواریخ مستخرجہ مکاشفاں و عالماں حجت را نمے شاید بلکہ نوعی از ادعا علم الغیب ست کہ حق تعالیٰ بداں متاثر بودہ واحدی از خلق دراں بادی شریک نیست وخطا در کشف بسیار ست۔[1]

ترجمہ: امام مہدی موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ظہور کے متعلق جو بھی تاریخیں اہلِ کشف اور علماء نے نکالی ہیں ان کو حجت نہ جاننا چاہیئے بلکہ یہ تو ایسا علم غیب جاننے کا دعویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ سے خاص ہے اور مخلوق میں سے کوئی فرد اس علم میں اللہ تعالےٰ کا شریک نہیں۔ باقی رہا کشف کا معاملہ تو کشف میں اکثر و بیشتر خطا واقع ہو جاتی ہے۔

[1] حجج الکرامہ صـ۳۹۵

کذاب قادیان کا دعویٰ کہ میں صاحبِ شریعت نبی ہوں

مرزا غلام احمد کذاب قادیان نے اپنی زندگی میں بہت سارے دعوے کئے ہیں۔ کبھی مجدد، کبھی محدث، کبھی مہدی، کبھی عیسیٰ ابن مریم ظلی و بروزی نبی۔ بالآخر صاحب شریعت جدیدہ مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ لکھتا ہے:۔

"یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحبِ شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رُو سے بھی ہمارے سارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی[1]

کذاب قادیان کو مہدی موعود کہنے والو! کچھ شرم کرو۔ وہ تو کہتا ہے کہ میں صاحبِ شریعت نبی ہوں اور تم کہتے ہو کہ وہ مہدی موعود تھا۔ یہ ہی وہ دعویٰ نبوت ہے جس کی بناء پر مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے نکالا گیا ہے۔

[1] اربعین نمبر۴ صـ۶

اس کے کارناموں سے دُنیا کو معلوم ہوگا کہ یہ ہی تھا[1]

قارئین حضرات مندرجہ بالا عبارت کو ذرا غور سے پڑھیں، مودودی صاحب کا بار بار مَیں مَیں کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ اس انسان میں انانیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

مودودی صاحب کی تضاد بیانی

مذکورہ عبارت میں مودودی صاحب کہتے ہیں کہ مہدی موعود کے خلاف سب سے پہلے مولوی اور صُوفی صاحبان ہی شورش برپا کریں گے اسی صفحہ پر آگے چل کر لکھا ہے:

"حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ اس کی حکومت سے آسمان والے بھی راضی ہوں گے اور زمین والے بھی آسمان دل کھول کر اپنی برکتوں کی بارش کرے گا اور زمین اپنے پیٹ کے سارے خزانے اُگل دے گی"۔[2]

مرزائیوں اور مودودیوں کے گمان باطل پر اگر دیگر احادیث پیش نہ بھی کی جائیں تو مودودی صاحب کی پیش کردہ حدیث ہی ان کی تردید کے لیے کافی ہے۔

بے شک حدیث مبارکہ میں ہے کہ مہدی موعود کی حکومت

[1] تجدید و احیائے دین صفحہ ۳۳ شائع کردہ دارالاسلام پٹھانکوٹ [2] تجدید و احیائے دین ص ۳۳/۳۲

اب مودودی صاحب کی راگنی سنیئے

مودودی صاحب لکھتے ہیں:

"عقیدہ ظہور مہدی کے متعلق عام لوگوں کے تصورات کچھ اسی قسم کے ہیں مگر میں جو کچھ سمجھتا ہوں اس سے مجھ کو معاملہ بالکل برعکس نظر آتا ہے۔ میرا اندازہ یہ ہے کہ آنے والا اپنے زمانہ میں بالکل جدید ترین طرز کا لیڈر ہوگا۔ وقت کے تمام علوم جدیدہ پر اس کو مجتہدانہ بصیرت حاصل ہو گی۔ زندگی کے سارے مسائل مہمہ کو وہ خوب سمجھتا ہوگا۔ عقلی اور ذہنی ریاست، سیاسی تدبر اور جنگی مہارت کے اعتبار سے وہ تمام دُنیا پر اپنا سکہ جما دے گا اور اپنے عہد کے تمام جدیدوں سے بڑھ کر جدید ثابت ہوگا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی جدتوں کے خلاف مولوی اور صُوفی صاحبان ہی سب سے پہلے شورش برپا کریں گے۔ پھر مجھے یہ بھی امید نہیں کہ وہ اپنی جسمانی ساخت میں وہ عام انسانوں سے کچھ مختلف ہو گا کہ اس کی علامتوں سے اس کو تاڑ لیا جائے گا۔ نہ میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنے مہدی ہونے کا اعلان کرے گا۔ بلکہ شاید اُسے خود بھی اپنے مہدی موعود ہونے کی خبر نہ ہوگی اور اس کی موت کے بعد

سے زمین و آسمان کی مخلوق راضی ہوگی۔ لیکن کذّاب قادیان اور مودودی صاحب کو تو حکومت ہی نصیب نہ ہوئی بیچارے حکومت کے خواب دیکھتے دیکھتے ہی دُنیا سے رخصت ہو گئے۔

بیشک حدیث پاک میں ہے کہ مہدی موعود کے زمانے میں زمین و آسمان اپنے خزانے اُنڈیل دیں گے یعنی اہلِ زمین دولت سے مالا مال ہو جائیں گے۔ کذّاب قادیان اور مودودی صاحب تو اپنی اپنی جماعت کے لیے خود چندہ بٹورتے رہے بلکہ مودودی صاحب تو قربانی کی کھالیں مانگتے مانگتے قبر میں جا پہنچے لہٰذا ان دونوں کے متعلق مہدی موعود ہونے کا گمان تو کوئی دیدہ کور ہی رکھ سکتا ہے نہ کہ صاحبِ عقل سلیم۔

حَرَّرَهٗ خَادِمُ الشَّرِيْعَةِ الْمُبَارَكَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ دَائِمًا اَبَدًا اَبَدًا۔

محمد اللہ دتا

وسن پورہ، لاہور

اُمتِ وہابیہ کی بدحواسی

صوفی محمد اللہ دتا

ادارۂ اشاعت العلوم

اَلرَّدُّ عَلَى الْغَبِيِّ فِي ظُهُوْرِ الْاِمَامِ الْمَهْدِيِّ

امام المناظرین مفسر قرآن

حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ علیہ

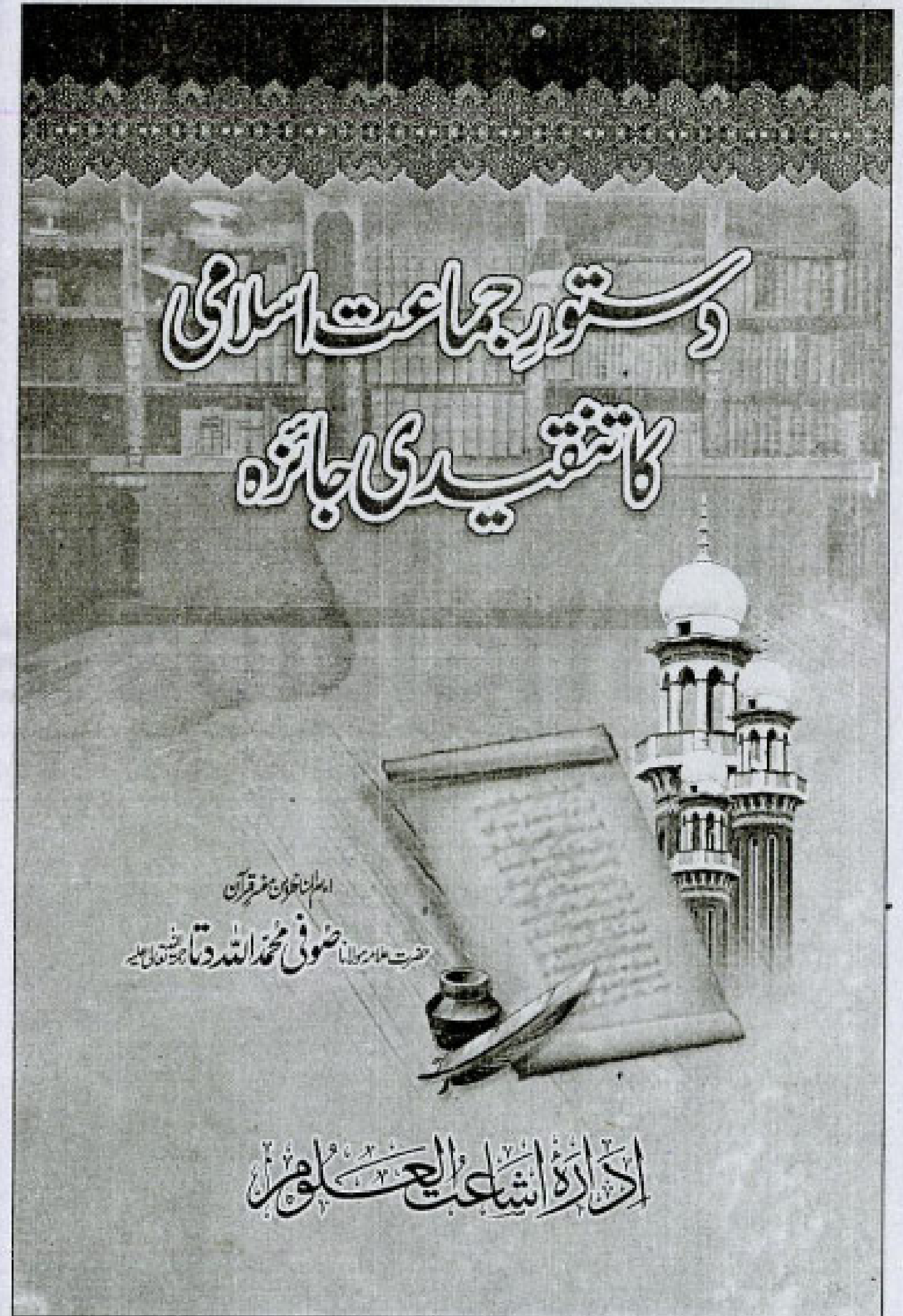
ادارہ اشاعت العلوم

علمائے اہلسنت کی نظر میں یزید

امام المناظرین مفسر قرآن

حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ علیہ

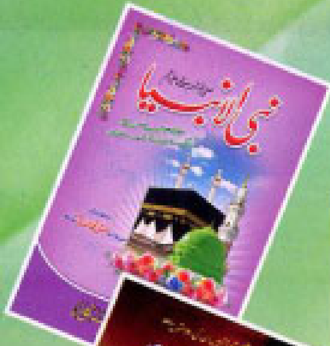
ادارہ اشاعت العلوم


دستور جماعت اسلامی
کا تنقیدی جائزہ
حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دتا
ادارہ اشاعت العلوم

امام المناظرین مفسر قرآن

حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

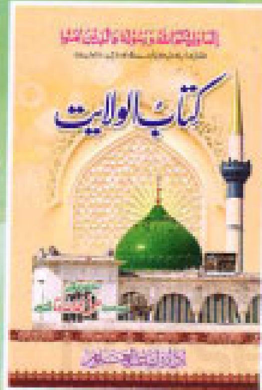
کی قابلِ مطالعہ کتابیں

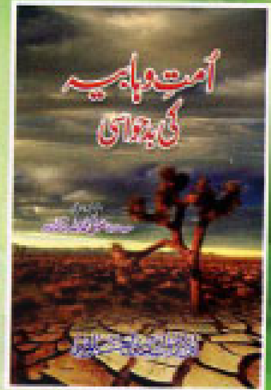


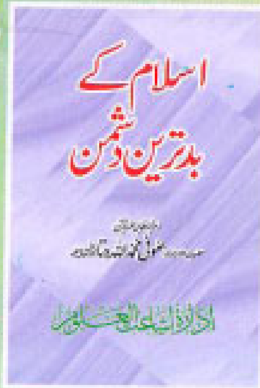


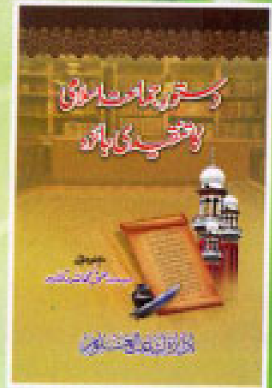












ادارہ اشاعت العلوم

جامع مسجد حنفیہ وسن پورہ لاہور